جناب خواجہ عبدالحمید آف قادیان

موجودہ دور کی پیغمبری ۱۰۷/۱۵۱ ضابطہ فوجداری

اور

مرزا غلام احمد قادیانی

انگریزی دور کے قانونی ماہر لارڈ میکالے نے متحدہ ہندوستان میں، ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے تعزیرات ہند اور ضابطہ فوجداری کے ایکٹ بنائے۔ ان قوانین سے انگریز ہندوستان پر تقریباً ڈیڑھ سو سال حکومت کرتے رہے۔ اس ضابطہ فوجداری میں ایک دفعہ ۱۰۷ ہے اور ایک دفعہ ۱۵۰/۱۵۱ ہے۔ جس کا عرف عام میں منشا یہ تھا کہ لڑائی فساد اور جھگڑا ہونے سے پہلے ہی متنازعہ فریقین کو پولیس پکڑ لے اور ان کے خلاف بنابریں مقدمہ قائم کرے کہ ان لوگوں سے پرامن رہنے کی ضمانت مجسٹریٹ لے لے کہ وہ باہمی جنگ و جدال سے باز رہیں اور امن شکنی نہ کریں۔ چنانچہ وہ دفعہ بدامنی کو روکنے کے لئے اب بھی موجود ہے اور موجودہ حکومت کے دور میں بھی زیر استعمال ہے حتیٰ کہ ایک دیہاتی سے لے کر شہری تک بھی دفعہ ۱۵۱/۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے نام و عمل سے واقف ہے۔

انگریزی دور میں ہی قادیان سے ایک شخص مرزا غلام احمد نے اپنی ہوس شہرت میں مختلف قسم کے دعاوی ۱۸۹۱ء میں کئے۔ مثلاً ظلی، بروزی نبی، مسیح، مہدی، مامور، امام، نذیر، محدث، مجدد، شرعی نبی وغیرہ وغیرہ۔

پہلے تو وہ مرزا غلام احمد کے نام سے ظاہر ہوا پھر غلام احمد، پھر غلام کا لفظ بھی اڑایا اور احمد بننے کے لئے مختلف حیلے کئے اور ظلی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر عین محمد، پھر ظلی خدا جس نے ظلی آسمان و زمین پیدا کئے۔ پھر کرشن، اوتار، آریوں کا بادشاہ، جے سنگھ بہادر ظلی ابن مریم، عیسیٰ حتیٰ کہ

مریم ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ پھر ابنِ مریم عیسیٰ ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ غرضیکہ پنجابی زبان کے محاورہ کے مطابق "سودائی" "ہرجائی" کا کیا اعتبار۔

سب سے نرالا دعویٰ امن کا شہزادہ!

مبالغہ آمیزی کرنے والے شخص کو عام طور سوسائٹی میں باوقار خیال نہیں کیا جاتا۔ اسی لئے قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ اپنے دین میں مبالغہ آمیزی نہ کیا کرو۔ کیونکہ یہ تزکیہ نفس نہیں ہونے دیتا۔ اور انسانی تزکیہ نہ ہونے کی وجہ سے عام طور پر گمراہ اور بداخلاق ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں تزکیہ نفس کے لئے مختلف اخلاقی اصول بیان کئے ہیں۔ مگر غلام احمد بیچارہ قرآن کریم کے اعلیٰ مقام سمجھنے اور سوچنے سے قاصر تھا۔ اس کو ایک ہی دھن تھی کہ اس کا نام شہرت پا دے۔ اسی لئے اس نے اپنے من گھڑت دعاوی کی تکمیل شہرت کے لئے چوٹی کے علماء کو خطوط لکھے اور ہندوؤں، آریوں، عیسائیوں وغیرہ وغیرہ کے چوٹی کے نمائندوں کو خطاب کیا بلکہ برطانیہ کی ملکہ اور شاہ کابل کو بھی ٹریکٹ، کتب وغیرہ چھاپ کر بھیجیں۔ ان خطوط اور کتب کی تہ میں شہرت طلبی تھی۔ ملاحظہ ہو:

نام کے دام:

"حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک عرب سوالی یہاں آیا۔ آپ نے اسے ایک معقول رقم دی۔ بعض نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا "یہ جہاں بھی جائیگا ہمارا ذکر کریگا خواہ دوسروں سے زیادہ وصول کرنے کے لئے ہی کرے، مگر دور دراز مقامات پر ہمارا نام پہنچا دے گا۔" (اخبار الفضل قادیان ۲۶ رفروری ۱۹۳۵ء)

۴ لاکھ انسان:

"خدا کا شکر ہے کہ قریباً ۴ لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱ مصنفہ غلام احمد شائع شدہ ۱۹۰۷ء)

کئی لاکھ (۱۹۰۷ء)

"میں اپنی جماعت کے لوگوں کو، جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ کئی لاکھ (چار سے کئی لاکھ۔ ناقل) تک کا شمار پہنچ گیا ہے۔"

(اعلان مرزا غلام احمد مؤرخہ ۷ رمئی ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت . . . . . جلد دہم صفحہ ۱۲۲)

چار لاکھ کی جماعت (۱۹۰۹ء):

"کیا اس عبارت کو پڑھ کر ذرا بھی شبہ اس بات میں رہ جاتا ہے کہ ۱۹۰۹ء میں چار لاکھ کی جماعت مرزا صاحب کو نبی مانتی تھی" (اخبار "الفضل" قادیان، ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء)

چار لاکھ انسان:

"اے مسیح موعود! تیری ہمت، تیرا استقلال اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں۔
مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھیں، اوّلاً یہ کہ کوئی نبی آ سکتا ہے اور دوم یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی"

(اخبار "البدر" قادیان جلد نمبر ۸)

جماعت کی تعداد ۴-۵ لاکھ:

"جماعت کی تعداد اندازاً بتا سکتا ہوں۔ چار پانچ لاکھ کی جماعت ہے۔ ۔ غیر مبائعین (لاہوری جماعت) کے ساتھ ایک ہزار آدمی ہوگا"
(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا بیان بعدالت سب جج گورداسپور مندرجہ الفضل جون ۱۹۲۲ء)

۲۰ لاکھ ۔ ۵۰ لاکھ:

"دنیا میں بیس لاکھ احمدی موجود ہیں" ڈاکٹر کیپ دری کے مرزائی ایڈیٹر کی بڑ ۱۹۳۰ء)
"ہماری جماعت ۵۰ لاکھ ہے" (مولوی مبارک احمد پروفیسر جامعہ احمدیہ کا قول۔ ۔ ۔ ۔ مناظرہ بھیرہ، پنجاب ۱۹۳۲ء)

غالب اکثریت:

"پنجاب میں غالب اکثریت قادیانیوں کی ہے ۔ ۔ ۔ پنجاب میں ڈیڑھ کروڑ مسلمان آباد ہیں" (مسٹر عبدالرحیم درد، ایم۔ اے عرف اے۔ آر۔ درد کا انگلستان میں مسٹر فلبی کے روبرو بیان (مندرجہ رسالہ شمس العلوم، بھیرہ ۔ جلد ۵)

نوٹ: مسٹر عبدالرحیم درد، مرزا محمود خلیفہ قادیان کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے ہیں اور لنڈن میں بصورت مبلغ کے رہے ہیں۔

۵۶ ہزار ۱۹۳۴ء:

جس وقت ہماری تعداد آج کی نسبت بہت کم تھی یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے

اٹھارہ سو ۱۸۰۰ تھی، اس وقت اخبار بدر کے خریداروں کی تعداد چودہ سو ۱۴۰۰ تھی۔

اس وقت سرکاری مردم شماری چھپن ہزار ہے۔ اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جاوے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں چار ہزار سے زاید خریدار ہونے چاہئیں۔"

(خطبہ محمود مندرجہ اخبار "الفضل" ۵ / اگست ۱۹۳۴ء)

پچھتر ۷۵ ہزار ۱۹۳۴ء :

ہماری جماعت مردم شماری کی رو سے پنجاب میں چھپن ہزار ہے۔ گو یہ بالکل غلط ہے۔ سرکاری رپورٹ مردم شماری کی رو سے مجموعی تعداد ۵۵۰۰۰ ہزار درج ہے جس میں لاہوری جماعت کے بھی کئی ہزار لوگ شامل ہیں۔ مگر فرض کرلو یہ تعداد درست ہے۔ باقی تمام ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار فرد رہتے ہیں۔ تب بھی یہ پچھتر چھہتر ہزار آدمی بن جاتے ہیں (کاش آدمیت آجاتی تو اتنا کھلا سفید جھوٹ نہ بولتے۔ ناقل)

ڈیڑھ کروڑ :

اب حال ہی میں مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث ربوہ نے اپنے کتابچہ ۱۹۷۳ء میں ڈیڑھ کروڑ ہونے کا دعوٰی کیا ہے ؎

پسر اگر نتواں کند پسر تمام کند

ثاہر مرزا جھوٹ اور مبالغہ میں اپنے دادا متنبی قادیان سے بھی سبقت لے گئے۔ مندرجہ بالا حوالجات سے ہمیں یہ غرض نہیں کہ جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اسلام کے مقدس نام پر غلط بیانی نہ کریں اور بازاری اشتہاری دوا فروش کی طرح، یورپ کے فن پروپیگنڈہ میں ماہر بننے اور ڈاکٹر گوبلز کے جانشین بننے کی کوشش نہ کریں اور تحریری اور قولی اشتعال انگیزی سے باز رہیں اور اپنے اس وقت کو یاد رکھیں۔ جب وہ ڈلہوزی پہاڑ پر اشتعال انگیزی کے جرم میں گرفتار کرلئے گئے اور شیخ نور محمد ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے ان کو ضمانت پر رہا کروایا تھا اور "کافر جو کہتے تھے گرفتار ہوگئے" کے خود مصداق بنے۔

امن کا شہزادہ :

مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو مسیح و مہدی پیش کرکے قرآن کریم کے مسئلہ جہاد کا نہ صرف انکار کیا بلکہ جہاد کو حرام قرار دیا، ملاحظہ ہو ؎

میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
میں نہیں مامور از بہر جہاد و کارزار!
(در ثمین ص۱۰۶، مصنفہ مرزا غلام احمد)

۵ اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو رکھتا ہے یہ اعتقاد!
کیوں چھوڑتے ہو لوگو، نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے، چھوڑ دو تم اس خبیث کو (کیا پاکیزہ زبان ہے - الہامی زبان ہے - تامل)

جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کا سلسلہ وہ یکسر مٹائے گا

امن کے شہزادہ کا قول و فعل:

مرزا غلام احمدؐ کا دعویٰ یہ ہے:

"میں اپنے نفس پہ اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنا دیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے نفس کو گندی گالیاں دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"
(منظور الٰہی ص۱۹۸ بروایت مولوی عبد الکریم امام الصلوٰۃ مرزا)

ناظرین کرام! اس بلند بانگ دعویٰ کو نگاہ میں رکھیں اور دیکھیں،

"ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہیں لیں گے" (دیباچہ کتاب البریہ ص۱۳، مصنفہ غلام احمد، اشتہار مرزا... ... ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء) (بعدالت ایم۔ ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور بنام مرزا غلام احمد قادیانی ... مقدمہ بجرم ۱۰۷ ضابطہ فوجداری)

مسٹر ڈگلس کے فیصلہ کے ریمارکس:

"ہم اس موقعہ پر مرزا غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے، جس کو انہوں نے خود پڑھ

لیا ہے اور اس پر دستخط کر دیئے ہیں، باضابطہ طور پر متنبہ کرتے ہیں کہ ان مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت میں پیش ہوئی ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان سے اشتعال اور غصہ دلانے والے رسالے شائع ہوتے ہیں جس سے ان لوگوں کی ایذا مقصود ہے جن کے مذہبی خیالات، اس کے مذہبی خیالات سے مختلف ہیں۔ جو اثر اس کی باتوں سے اس کے بے علم مریدوں پر ہوگا، اس کی ذمہ داری اس پر ہوگی ... اور ہم انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جب تک وہ زیادہ تر میانہ روی کو اختیار نہ کریں گے وہ قانون کی زد سے نہیں بچ سکتے بلکہ اس کی زد کے اندر آ جاتے ہیں۔"

دستخط ایم ڈگلس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء

(مندرجہ کتاب البریہ صفحہ ۲۶، مؤلفہ مرزا غلام احمد متنبی قادیان)

حفظ امن کا پختہ عہد:

"میں حکام کو یقین دلاتا ہوں کہ ہرگز یہ میری عادت میں داخل نہیں کہ خود بخود کسی کو آزار دوں، نہ ایسی عادت کو پسند کرتا ہوں بلکہ جو کچھ سخت الفاظ میں لکھا گیا، وہ سخت الفاظ کا جواب تھا۔ مگر مخالفوں کی سختی سے نہایت کم۔ تاہم یہ طریق بھی میری طبیعت و عادت سے مخالف ہے اور جیسا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقدمہ کے فیصلہ پر مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ آئندہ اشتعال کو روکنے کے لئے مباحثات میں نرم اور مناسب الفاظ کو استعمال کیا جاوے، میں اس پر کاربند رہنا چاہتا ہوں اور اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنے تمام مریدوں کو جو پنجاب اور ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت رکھتے ہیں۔ نہایت تاکید سے سمجھاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے مباحثات میں اس طرز کے پابند رہیں اور ہر ایک سخت اور فتنہ انگیز لفظ سے پرہیز کریں۔"

(اشتہار مرزا غلام احمد متنبی قادیان - ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء، مندرجہ تبلیغ رسالت ... جلد ششم صفحہ ۱۲۶)

کُتے کی عادت:

"گالی کے جواب میں گالی دینے والا کتا ہوتا ہے"

(رپورٹ جلسہ قادیان صفحہ ۹۹ جلسہ ۱۸۹۷ء تقریر غلام احمد مرزا)

۵ جب ہو گئے ہیں ملزم اترے ہیں گالیوں پر
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگِ جفا یہی ہے
(درثمین مصنفہ مرزا غلام احمد)

موت کی پیش گوئیاں

۱- اجازت:

"ہاں یہ سچ ہے کہ میں نے بعض اشخاص کی موت وغیرہ کی نسبت پیشگوئی کی ہے لیکن نہ اپنی طرف سے بلکہ اس وقت اور اس حالت میں جب کہ ان لوگوں نے اپنی رضا و رغبت سے ایسی پیشگوئی کے لئے مجھے تحریری "اجازت" دی۔ چنانچہ انکے ہاتھ کی تحریریں اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ جن میں سے بعض ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں شامل مثل کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ باوجود اجازت دینے کے پھر بھی ڈاکٹر کلارک صاحب (اب صاحب کا لفظ لکھنا شروع کر دیا۔ ناقل) نے ان پیش گوئیوں کا ذکر کیا اور اصل واقعات کو چھپایا۔ اس لئے آئندہ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا، کسی ایسی درخواست پر اندازی پیشگوئی کی جاوے (یعنی ڈر والی۔ ناقل) بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا کہ اگر کوئی ایسی اندازی پیش گوئیوں کے لئے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی۔ جب تک وہ ایک تحریری حکم صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے نہ پیش کرے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۹، مؤرخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مؤلفہ غلام احمد متنبی قادیان)

۲- "میں نے مسٹر ڈوئی کے سامنے لکھ دیا تھا کہ آئندہ کسی نسبت "موت کا الہام" شائع نہیں کروں گا جب تک وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لے لیوے۔"

(مرزا غلام احمد کا بیانِ حلفی، عدالت گورداسپور، مندرجہ اخبار الحکم قادیان، جلد ۵، نمبر ۲۹۔ منقول کتاب منظور الٰہی صفحہ ۲۴۴)

ناظرین! الہام خدا کی طرف سے ہوتا ہے نہ شیطان کی طرف سے۔ . . . نہ مجسٹریٹ ضلع اجازت دیں نہ پیشگوئی ہوگی۔ . . نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ فیصلہ خود کریں یا انتظار کریں۔

۳- میں مرزا غلام احمد قادیانی، بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ

آئندہ:

۱ - میں ایسی پیشگوئی کرنے سے احتراز کروں گا جس کے معنی یہ ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں، کسی شخص کو (خواہ مسلمان ہو یا ہندو، سکھ عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ موردِ عتابِ الٰہی ہوگا۔

۲ - میں خدا کے پاس ایسی اپیل کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے، یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

۳ - میں کسی چیز کو الہام بتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشا ہو یا جو ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائے گا، یا موردِ عتابِ الٰہی ہوگا۔

۴ - میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کی ذات کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال، کاذب ابطالوی نہیں لکھوں گا (بٹالوی کے ہجے بٹالوی کئے جانے چاہئیں۔ جب یہ لفظ بطالوی کرکے لکھا جاتا ہے تو اس کا معنی باطل بن جاتا ہے) میں ان کی پرائیویٹ زندگی یا ان کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کروں گا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

۵ - میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں کہ وہ خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تاکہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں ان کو یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کے لئے بلاؤں۔

۶ - جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے، میں تمام اشخاص کو جن پر کچھ میرا اثر یا اختیار رہو، ترغیب دوں گا کہ وہ بجائے خود اس طریق پر عمل کریں جس طریق

پرکاربند ہونے کا جس نے دفعہ ۱ تا ۶ میں اقرار کیا ہے "

العبد گواہ شد

مرزا غلام احمد بقلم خود خواجہ کمال الدین بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

دستخط J. M. DW

جے۔ ایم۔ ڈوئی ، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

(۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء)

(عدالتی اقرار نامہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری بعدالت مسٹر جے۔ ایم ڈوئی، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور مؤرخہ ۵ رجنوری ۱۸۹۹ء، سرکار نام از غلام احمد قادیانی۔ مرجوعہ ۵ رفروری ۱۸۹۹ء، فیصلہ شدہ ۲۵ ر فروری۔ نمبر بستہ قادیان، نمبر مقدمہ ۴۴ سرکار دولت مدار بنام مرزا غلام احمد۔ ساکن قادیان، تحصیل بٹالہ، ضلع گورداسپور)

سوانگ

"مسٹر ڈوئی صاحب (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور) کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں ان کو (مولوی محمد حسین بٹالوی) کو کافر نہیں کہوں گا تو واقعی میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا"

(تریاق القلوب صلا ، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

خوش کلامی کا نمونہ:

"اب جو شخص اس فیصلہ کے خلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا اور کچھ شرم و حیا کو کام نہیں لائے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں "

(انوار اسلام صنہ مصنفہ غلام احمد متنبی قادیان)

قابلِ شرم بات:

"یہ نہایت قابلِ شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقِ رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام الزمان کہلا کر ایسی کچی بات کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات پر منہ میں جھاگ آتا ہے، آنکھیں

نیلی پیلی ہو جاتی ہیں وہ کسی طرح امام الزماں نہیں ہو سکتا۔

(ضرورت الامام مصنفہ غلام احمد ص۸)

"تجربہ بھی شاہد ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا"

(چشمۂ معرفت ص۱۵، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

بعدالت لالہ آتما رام مہتہ بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور، فیصلہ مؤرخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۰۴ء

"ملزم ۱ (مرزا غلام احمد۔ ناقل) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعالدہ تحریرات اپنے مخالفوں کے برخلاف لکھتا ہے۔ اگر اس کے اس میلانِ طبع کو نہ روکا گیا تو غالباً امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا۔ ۱۸۹۷ء میں کپتان ڈگلس صاحب ملزم کو ہیچ قسم تحریرات سے باز رکھنے کے لئے فہمائش کی گئی تھی۔ پھر ۱۸۹۹ء میں مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ نے اس سے اقرار نامہ لیا تھا کہ ہیچ قسم نقض امن والے فعلوں سے باز رہے گا"

من گھڑت نبی:

"تم (خلیفہ قادیان کے مرید۔ ناقل) اپنے دعوٰی میں راست باز نہیں کہلا سکتے بلکہ ایک طرف نبی تراش نام رکھ کر، دوسری طرف نتیجہ میں صرف ایک نبی کا لفظ بول کر سراسر نبی کی تم کی ہتک کر رہے ہو۔ پھر کیا پہلے انبیاء بھی ایسے ہی محکوم ہوتے تھے جو گورنمنٹ کے خوف سے آئندہ کیلئے اندازی پیشگوئیاں موت وغیرہ کے متعلق کرنے سے رک جایا کرتے تھے کہ آئندہ ہم موت کی پیش گوئی کسی کی نہ کیا کریں گے۔ خدا کی گورنمنٹ زبردست ہے یا انسانوں کی۔ پہلے مسیح نے تو سولی قبول کی مگر کلمۂ حق کہنے سے انکار نہیں کیا۔ مگر اپنے من گھڑت نبی کے حالات سے تم خود واقف ہو، ہمیں تشریح کرنے کی اجازت نہیں!"

(لاہوری مرزائیوں کا اخبار پیغام صلح مؤرخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۷ء)

خاتمہ کلام:

"مرزا منکر جہاد تھا۔ قرآن کریم کے مسئلہ جہاد کی روح سے ناآشنا تھا۔ قرآن کریم کے مسئلہ

جہاد پر عمل کرنے کا منکر تھا، بزدل تھا، بدزبان اور گندے ذہن کا مالک تھا۔ جو عدالتوں نے بھی ثابت کر دیا۔ اب اگر اس کی امت اس کی سنت پر عمل پیرا نہ ہو تو پھر اور کس بات پر عامل ہو گی۔

یہی وجہ ہے کہ مرزائی مبلغ جھوٹ بولنے، الزام تراشنے اور کتب اسلامیہ میں کتر بیونت کرنے میں دیدہ دلیر ہیں، منہ پھٹ اور بے باک ہیں، اپنا انجام خود دیکھ رہے ہیں۔ مگر ان کی دل کی آنکھیں بند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے تو اب سوائے گالیوں، مبالغہ آرائیوں، غلط بیانیوں اور فحش کلامیوں کے علاوہ اور ان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے؟

بقیہ۔ دعوت و اصلاح کا طریق کار: کیے گئے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب گھٹنوں تک بہہ نکلی۔

گویا جڑ ہی کا علاج کیا گیا فروعات کا علاج خود بخود ہو گیا، لیکن اگر اس کے برعکس صرف یہ کہا جاتا کہ شراب چھوڑ دو یہ بری چیز ہے، اس کا پینا شیطانی اعمال میں داخل ہے، وغیرہ وغیرہ اور اعمال کی نسبت خدا کی طرف ہو کر فکر آخرت بیدار نہ ہوتا اور دلوں میں ایمان جگہ نہ پکڑتا تو ناممکن تھا کہ اتنی زبردست کامیابی حاصل ہوتی۔ یہی وجہ تھی کہ کفار مکہ آنحضرت صلعم کے صرف "لا الٰہ الا اللہ" کہنے پر ہی آپ کے مخالف ہو گئے تھے، حالانکہ اس سے قبل سبھی آپؐ سے محبت کرتے تھے اور آپ کے ساتھ ناطہ جوڑنے میں فخر محسوس کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کو اپنا سردار بنا لینے کے خواہشمند تھے، لیکن اس اعلان کے بعد آپؐ کی جان کے دشمن بن گئے اس لئے کہ انکو معلوم تھا کہ "لا الٰہ الا اللہ" کا اقرار گویا دنیا کی تمام رنگینیوں۔ وقت کی تمام عیاشیوں اور نفس کی تمام خواہشات کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہے

اسی طرح سود، زنا، قتل، جوا، جھوٹ اور دیگر تمام اخلاقی بیماریوں کا علاج بعد میں کیا گیا نیز پردہ، نکاح، حقوق الزوجین، حقوق والدین، حقوق قرابت اور حقوق وراثت وغیرہ کے احکام اور ان سے متعلق مروجہ رسموں، خامیوں اور کمزوریوں کی طرف بعد میں اس وقت توجہ دی گئی جب ایمان دلوں میں راسخ ہو چکا تھا اور اس کی قوت تسخیر راستے میں آنیوالے ہر بڑے مقابل کو بآسانی شکست دے سکتی تھی ——— یہ طریق کار کامیاب رہا اور عرب کے وہ بدو جو اپنے وحشیانہ افعال کا اپنے شعروں میں فخریہ ذکر کیا کرتے تھے انتہا دنیا کے مہذب ترین انسان بن گئے بلکہ تمام دنیا کے لیے صلح و سلامتی اور رشد و ہدایت کے پیامبر بن گئے ——— یہ پوری دنیا پر چھا گئے اور کفر کی تمام ظلمتوں، زمانے کی تمام جہالتوں، سماج اور معاشرہ کی تمام برائیوں کو انہوں نے ملیامیٹ کر کے رکھ دیا۔

آیئے ہم بھی اسی طریق کار کو اپنا کر اپنی اصلاح کا بیڑا اٹھائیں ——— شاخوں کا علاج بہت کیا لیکن کچھ فائدہ نہ پایا، اب جڑ کی طرف توجہ دیں ——— لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگائیں، دلوں میں ایمان پختہ کریں اور پھر دیکھیں کہ ہماری حیات کا نخل کس خوبی اور کمال سے بار آور ہوتا ہے ———

(وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ!)